41697-کیا ممنوعہ اوقات میں استخارہ کی نماز ادا کی جا سکتی ہے ؟

سوال

کیا نماز کے ممنوعہ اوقات میں نماز استخارہ ادا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (306) اور (8818) اور (20013) کے جوابات میں ان اوقات کا بیان ہو چکا ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے، اور اس ممانعت سے مراد مطلقا وہ نفلی نماز مراد ہیں جو بغیر کسی سبب کے ادا کی جاتی ہوں، لیکن وہ نوافل جو کسی سبب کی بنا پر ہوں مثلا تحیۃ المسجد تو ممنوعہ اوقات میں ان کی ادائیگی ہو سکتی ہے.

نماز استخارہ کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا یہ سببی نماز ہے یا نہیں ؟

صحیح یہ ہے کہ اگر کسی ایسے کام میں استخارہ کرنا مقصود ہو جس کے لیے استخارہ مؤخر کرنے سے وہ کام ہاتھ سے نکل جائے تو پھر اس وقت ممنوعہ اوقات میں استخارہ کیا جا سکتا ہے، مثلا اگر کسی شخص کو عصر کے بعد سفر پر جانے کی ضرورت پیش آجائے.

لیکن اگر کوئی ایسا کام ہو جو استخارہ کو ممنوعہ وقت کے نکلنے تک مؤخر کرنے سے فوت نہ ہوتا ہو تو پھر ممنوعہ وقت میں نماز استخارہ ادا نہیں کی جائیگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" ممنوعہ اوقات میں سنن مؤکدہ اور سببی نماز ادا کی جائیگی، امام احمد سے ایک روایت یہی ہے، اور ہمارے اصحاب وغیرہ میں سے ایک جماعت نے یہی اختیار کیا ہے، اور نماز استخارہ کو مباح وقت تک مؤخر کرنے سے کام فوت ہو جانے کی صورت میں نماز استخارہ ممنوعہ وقت میں ادا کی جا سکتی ہے.

اور وضوء کے بعد دو رکعت کی ادائیگی مستحب ہے، چاہے ممنوعہ وقت ہی کیوں نہ ہو، شافعیہ کا قول یہی ہے. انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (345/5).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا : ط

کیا ممنوعہ اوقات میں انسان نماز استخارہ ادا کر سکتا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر تو کسی جلد کام کے لیے استخارہ کرنا ہو اور نہی کے زائل ہونے تک مؤخر نہ کیا جا سکتا ہو تو پھر استخارہ کر لیا جائے گا، اور اگر کسی ایسے سبب کی بنا پر استخارہ کرنا ہو جسے مؤخر کرنا ممکن ہو تو پھر استخارہ مؤخر کر دیا جائے "انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (275/14).

واللہ اعلم.